وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا

ترجمہ

اس سے بہتر کلام کس کا جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے

فیوضِ یزدانی مترجم

ترجمہ

الفتح الربّانی

مترجمہ

حضرت مولانا الحاج المولوی عاشق الٰہی صاحب

(مولوی فاضل) میرٹھی

ناشر

اعتقاد پبلشنگ ہاؤس سوئیوالان دہلی

تاریخ اشاعت ——— جنوری ۱۹۸۶ء

نام کتاب ——— فیوضِ یزدانی ترجمہ الفتح الربّانی

نام مترجم ——— حضرت مولانا عاشق الٰہی مولوی فاضل میرٹھی

باہتمام ——— اعتقاد حسین صدیقی

پریس ——— جے۔ اے۔ آفسیٹ پرنٹرز۔ دہلی نمبر ۲

——— ۱۵/-

اعتقاد پبلشنگ ہاؤس

۱۵۶۱۔ کوتانہ اسٹریٹ، سوئیوالان، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

میں سے ہوا، وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

تکمیلِ علم کے لئے آپ کا یہ سفر سنہ ۴۸۸ ھ میں جبکہ آپ کی عمر مبارک اٹھارہ برس کی تھی، پیش آیا۔

بغداد میں تشریف لانے کے بعد آپ نے جناب ابوسعید مخزومی حنبلی سے علم فقہ، احمد بن مظفرؒ، ابوالغالبؒ وغیرہ سے علم حدیث اور ابوذکریا تبریزیؒ سے علم ادب کی تکمیل فرمائی، آپ کے شیخ ظاہر و باطن ابوسعید مخزومی کو آپ کے ظاہری و باطنی کمالات پر اتنا اعتماد ہوا کہ جس مدرسہ کی بنیاد اُنھوں نے رکھی تھی اس کے تمام انتظام و انصرام آپ کے سپرد فرما کر خود علیحدہ ہوگئے۔

آپ اس مدرسہ کی ظاہری و باطنی ترقی میں ہمہ تن مشغول ہوگئے۔ حدیث، تفسیر، فقہ اور دیگر علوم کی تدریس خود شروع فرمائی، اور ساتھ ہی وعظ و تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری فرمایا۔ تھوڑے ہی دنوں میں تشنگانِ علوم کا ایک ہجوم ہوگیا اور مدرسہ کی موجودہ عمارت ناکافی ہوگئی، آپ کی ان خدمات کی وجہ سے یہ مدرسہ آپ ہی کے نام پر مدرسۂ قادریہ کے نام سے مشہور ہوگیا۔

آپ کی تدریسی زندگی سنہ ۵۲۸ ھ سے سنہ ۵۶۱ ھ تک کل ۳۳ سال کے عرصہ تک ہے جس میں آپ اول وقت تفسیر و حدیث ظہر کے بعد قرآن کریم اور بقیہ اوقات میں فقہ و اصول وغیرہ کی تعلیم دیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو علومِ ظاہری میں وہ رسوخ و کمال عطا فرمایا تھا کہ فتویٰ لکھتے وقت نہ کتاب دیکھتے اور نہ کچھ سوچتے اور آپ کا یہ جواب تمام علماء میں حجت مانا جاتا۔

طریقت و سلوک

علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد حق تعالیٰ کی رضاجوئی کی خاطر آپ نے ایسے ایسے مجاہدات کئے جن کی مثال نہیں مل سکتی۔ خود فرماتے ہیں کہ ۲۵ سال تک عراق کے جنگلوں اور ویرانوں کی خاک بیزی اس طرح کرتا رہا کہ نہ مجھے کوئی جانتا تھا اور نہ میں کسی کو چالیس سال تک نماز فجر عشاء کے وضو سے ادا کرتا رہا اور پندرہ سال تک ایک رات میں پورا قرآن کریم نماز میں ختم کرتا رہا۔ اور تین دن سے چالیس دن تک ایسا بھی وقت آتا رہا کہ نہ کھانے کو کچھ ملتا تھا اور نہ آرام اور نیند ہی نصیب ہوتی۔

آپ کے فرزند شیخ موسیٰ رحؒ نے آپ کا ایک واقعہ نقل کیا ہے آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ کسی ایسے ویران جنگل میں تھا جہاں نہ پانی تھا نہ کھانے کی کوئی چیز، چند روز وہاں رہا اور مجھے ایک قطرہ تک نہ مل سکا۔ تشنگی سے میری بُری حالت ہوگئی۔ اچانک ایک ابر نمودار ہوا اور بارش شروع ہوگئی، میں نے بقدر ضرورت اپنی تشنگی بجھا کر اللہ کا شکر ادا کیا۔ اسی ابر میں میں نے ایک ایسی روشنی دیکھی جو آسمان کے کناروں تک پھیلی ہوئی تھی، اس روشنی میں سے ایک آواز آئی کہ "اے عبدالقادر میں ہوں تمہارا رب، اب میں تمہاری عبادت و ریاضت سے راضی ہوگیا، اور میں نے تمہارے لئے ہر حرام چیز کو حلال کر دیا، میں نے یہ سُنکر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھا اور کہا کہ اے ملعون دُور ہو، کیسی باتیں کرتا ہے، اس پر وہ روشنی ختم ہوکر دھواں سا چھا گیا اور آواز آئی کہ "اے عبدالقادر تم اپنے علم و فقہ کی وجہ سے محفوظ ہوگئے ورنہ اسی صحرا میں میں نے تم جیسے ستر بزرگوں کو گمراہ کر دیا ہے۔" میں نے جواب دیا کہ "اے ملعون میں اپنے علم سے نہیں بلکہ اللہ کے فضل و کرم اور اس کی دستگیری سے محفوظ ہوگیا۔" کسی نے آپ سے دریافت کیا کہ

طفولیت

آپ کی عمر ۵ سال کی تھی کہ والد ماجد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا اور آپ کی تربیت و نگرانی والدہ محترمہ کے حصّہ میں آئی، وہ سُوت کات کر گھر بھر کا گزارہ چلاتی تھیں، اور کبھی فاقہ تک نوبت پہنچتی تھی تو وہ صبر و رضا کی پیکر یہ کہہ کر کہ "آج ہم اللہ میاں کے مہمان ہیں" اپنی اور گھر بھر کی تسلی کر دیتیں، آپ نے چھوٹی سی عمر سے مکتب جانا شروع کر دیا تھا اور اسی حالتِ طفولیت میں آپ کے سامنے عجیب و غریب واقعات پیش آتے تھے، چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ کیا تو مجھے ایک غیبی آواز آئی کہ "بجانبِ من بیا اے مبارک" یعنی اے بابرکت ہستی میرے پاس آ، آواز دینے والا دکھائی نہ دیا، آپ خوفزدہ سے ہوئے اور والدہ کی گود میں آ بیٹھے۔

تکمیلِ علم

آپ نے فرمایا کہ ایک روز ۹ ذی الحجہ کو میں ذرا شہر سے باہر نکلا اور ایک گائے کی دُم پکڑ لی، گائے نے میری طرف رُخ کر کے کہا کہ اے عبد القادر اللہ تعالےٰ نے تجھے نہ ان کاموں کے لئے پیدا کیا ہے نہ ان کا حکم دیا ہے، میں یہ بات سُن کر خوفزدہ سا ہوا اور گھر آ گیا، پھر میں اپنے مکان کی چھت پر چڑھا تو اللہ تعالےٰ نے مکہ معظمہ تک تمام حجابات میرے سامنے سے اُٹھا دیئے اور میں میدانِ عرفات میں حاجیوں کو وقوف کرتے ہوئے دیکھنے لگا۔ چنانچہ آپ اشارۂ غیبی کا مطلب سمجھ گئے اور والدہ محترمہ سے زیادہ گوں کی خدمت و صحبت اور تکمیلِ علم کے لئے بغداد جانے کی اجازت طلب کی، آپ کی والدہ نے بخوشی اجازت دیکر رختِ سفر تیار کرنا شروع کر دیا اور فرمایا کہ تمہارے والد نے کل ۸۰ دینار چھوڑے تھے جنمیں سے ۴۰ اشرفیاں تمہاری صدری کی تہ میں سی دی ہیں، لہٰذا بنامِ خدا جاؤ ہمیشہ راست بازی اور استقامت کو اپنا شعار بناؤ۔

اتفاق سے راستہ میں ڈاکہ پڑا، ایک ڈاکو نے آپ سے بھی پوچھا کہ "تیرے پاس بھی کچھ مال ہے" آپ نے برجستہ فرمایا کہ ہاں چالیس اشرفیاں میری صدری میں سِلی ہوئی ہیں، اس افراتفری کے عالم میں جب کہ لوگ اپنے مال کو چھپاتے پھرتے ہوں آپ کا اس طرح اپنے مال کو ظاہر کر دینا آپ کی اخلاقی قوت پر دلالت کرتا ہے، چنانچہ ڈاکو کو بھی اس طرح سچ بولنے سے تعجب ہوا اور اپنے سردار کے پاس آپ کو لے گیا، سردار نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ میری والدہ نے مجھے ہمیشہ سچ بولنے کی نصیحت فرمائی ہے، اللہ والوں کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ میں بجلی کی سی تاثیر ہوتی ہے، آپ کے بھی یہ الفاظ اس سردار کے دل پر اثر کر گئے اور اس نے آبدیدہ ہو کر کہا کہ یہ لڑکا اپنی ماں کے حکم کی اتنی تعمیل کرتا ہے کہ جان و مال کے کسی خطرہ کی اس نے پرواہ نہیں کی اور میں خالقِ حقیقی کی نافرمانیوں میں مبتلا ہوں۔ یہ کہہ کر اُس نے قافلے والوں کو تمام مال و اسباب واپس کر دیا اور سچی توبہ کر کے بقیہ زندگی اللہ کی فرمانبرداری میں گزار دی، کہتے ہیں کہ یہ شخص اپنے وقت کے اولیا ر